صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آقا کا پیارا کون؟

(مع 16 حکایات)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قُربِ مُصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تر وہ ہوگا، جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہونگے۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی فرماتے ہیں: شفاعت اور مختلف بھلائیوں کا زیادہ حقدار وہ ہوگا جو دنیا میں دُرُود کی کثرت کرے گا کیونکہ دُرُود کی کثرت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے عقیدے میں پختگی، نیت اچھی اور محبت سچی ہے اور جس میں یہ ساری خصلتیں ہوں تو وہی قُرب کا زیادہ حقدار ہے۔ (فیض القدیر، حرف الهمزة، ۲/۵۶۰، تحت الحدیث:۲۲۴۹، ملخصاً) جبکہ مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: قیامت میں سب سے (زیادہ) آرام میں وہ ہوگا جو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ساتھ رہے اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دُرود

شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنت ملتی ہے اور اس سے بزمِ جنت کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (مراۃ المناجیح،۲/۱۰۰)

اللّٰہ کی رَحمت سے تو جنَّت ہی ملے گی
اے کاش! محلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو

(وسائلِ بخشش، ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دیدار کیسے ہوگا؟

حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ کمال درجے کی محبت رکھتے تھے۔ ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا، رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: آج تمہارا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کی: نہ مجھے کوئی بیماری ہے اور نہ درد سوائے اس کے کہ جب آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، پھر جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پاسکوں گا؟ آپ تو انبیاءِ کرام کے ساتھ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے کرم سے مجھے جنت بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ (پ۵، النساء: ۶۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔﴾

اور انہیں تسکین دی گئی کہ منزلوں میں فرق کے باوجود فرمانبرداروں کو باریابی اور معیت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ (خزائن العرفان، ص ۱۷۴)

(تفسیر خازن ۱/ ۴۰۰، پ۵، النساء، زیرِ آیت ۶۹)

ہر وقت جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں
جنت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خدا دے (وسائلِ بخشش، ص ۱۲۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مقامِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے اور ایسے اوصافِ جمیلہ سے نوازا ہے جن کا کَمَا حَقُّہٗ بیان ہم جیسوں کے لئے ممکن نہیں۔

”مدینہ“ کے پانچ حروف کی نسبت سے شانِ رسول کے بارے میں 5 آیاتِ مبارکہ

قرآن مجید میں ہے:

(1) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (پ٥، النساء: ٨٠)

ترجمہ کنز الایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔

(2) وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ١٧، الانبياء: ١٠٧)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

(3) اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾ (پ٢٦، الفتح: ٨)

ترجمہ کنز الایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔

(4) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (پ٤، ال عمران: ١٦٤)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

(5) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾ (پ٣٠، الضحى: ٥)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

دنیا کو پیدا نہ کرتا

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا یعنی مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! اے محبوب! اگر تم نہ ہوتے تو میں جنت پیدا نہ کرتا، اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ کرتا۔ (فردوس الاخبار، ٢/٤٥٨، حدیث: ٨٠٩٥)

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے!

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن بارگاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوتے ہیں:

سَرور کہوں کہ مالک و مَولیٰ کہوں تجھے باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے

تیرے تو وَصف ''عیبِ تناہی'' سے ہیں بَری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سَب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضؔا نے ختم سخن اس پہ کر دیا

خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے (حدائقِ بخشش، ص۱۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحبت وقربت کے مشتاق رہتے

ایسے بلند وبالا مرتبۂ عظمت پر فائز ہونے والے رحمتِ کونین، ہم غریبوں کے دل کے چین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت وقربت اور صحبتِ بابرکت ایسی عظیم ترین سعادت، نعمت اور عبادت ہے جس کے لئے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بہت مشتاق رہتے تھے، رُخِ مصطفٰے کی زیارت کے طفیل صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ایسی عظمت نصیب ہوئی کہ رب تعالٰی نے انہیں اپنی رضا کا مژدہ ان الفاظ میں سنایا:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ترجمہ کنز الایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ (پ۱۱، التوبہ:۱۰۰)

اور مدنی تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں بہترین لوگ اور ہدایت کے ستارے قرار دیا چنانچہ ارشاد ہوا: اَلَاوَاِنَّ اَصْحَابِیْ خِیَارُکُمْ فَاَکْرِمُوْھُمْ خبردار! میرے صحابہ تم سب میں بہترین ہیں ان کی عزت کرو۔ (المعجم الأوسط، ٥/ ٦، حدیث: ٦٤٠٥) اور فرمایا: اَصحَابِی کَالنُّجُومِ فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُم اِھْتَدَیْتُم (یعنی) میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کے پیچھے چلو گے راہ پاؤ گے۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، ٢/ ٤١٦، حدیث: ٦٠١٨)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسولُ اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش، ص ١٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عمارت گرادی

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان مدنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا پانے کے لئے کوشاں رہتے اور ہر ایسے کام سے بچنے کی کوشش کرتے جو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ناپسند ہو چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے گئے تو ایک بُلند عمارت مُلاحظہ کی، استفسار فرمایا: یہ کس کی ہے؟ عرض کی گئی: یہ فُلاں انصاری صحابی کی ہے۔ یہ سن کر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاموش ہو گئے۔ جب اُس عمارت

کے مالِک حاضِر ہوئے تو انہوں نے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لوگوں کی موجودگی میں سلام عرض کیا، آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے اِعراض کیا، اُنہوں نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا، حتّٰی کہ اپنے بارے میں ناراضی کا علم ہوگیا، انہوں نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے کہا: **وَاللّٰہ!** میں **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ناراض پاتا ہوں، وہ کہنے لگے: آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے جارہے تھے تو تمہاری عمارت دیکھی، یہ سن کر وہ لوٹے اور عمارت ڈھا کر زمین بوس کردی۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب ما جاء فی البناء، ٤ / ٤٦٠، حدیث: ٥٢٣٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کائنات کی بہترین خوشبو

اگر رسولِ پاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ضرورتاً کہیں تشریف لے جاتے تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فِراق میں بے چین ہوجاتے اور معطرو معنبر فضاؤں سے پوچھ پوچھ کر رحمتِ عالمیاں صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوجاتے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: رات کے وقت **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اعلیٰ مہک سے تلاش کیا جاتا تھا۔ (سنن الدارمی، باب فی حسن النبی، ١ / ٤٥، حدیث: ٦٥) حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: بِاِذنِ پروردگار دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس راستے سے بھی گزر جاتے تو بعد میں گزرنے والا آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

وسلَّم کے مبارک پسینے کی اعلٰی مہک کی وجہ سے پہچان جاتا تھا کہ یہاں سے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گزرے ہیں۔

(سنن الدارمی ، باب فی حسن النبی ، ۱/ ۴۵ ، حدیث : ٦٦)

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہوکر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہوکر

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایتیں

دوسری طرف مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اپنے جانثارو وفادار صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت واُلفت کے اظہار اوران کونوازنے میں کمی نہیں کی ، چنانچہ فرمایا: ہر نبی کے دو دو وزیر ہیں، دوآسمان میں اور دوزمین میں ۔آسمان میں میرے دو وزیر جبرئیل ومیکائیل ہیں اور زمین میں میرے دو وزیر ابوبکر وعمر ہیں ۔ (ترمذی ، کتاب المناقب ، باب فی مناقب ابی بکر و عمرکلیهما ، ۵/ ۳۸۲ ، حدیث: ۳۷۰۰) ایک مقام پرفرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق عثمان ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب ، باب مناقب عثمان ، ۵/ ۳۹۰، حدیث: ۳۷۱۸) نیز فرمایا: اَنَـا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔ (مُستَدرَك، کتاب معرفة الصحابة، باب انا مدينة العلم، ۴/ ۹٦ حدیث ۴٦۹۳) حضرتِ سیِّدُ ناسعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: رسولِ

اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن جراح اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم)۔ حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نو افراد کے نام بتا کر دسویں پر خاموش ہوگئے، لوگوں نے کہا: اے ابو الْاَعْوَر! (یہ ان کی کنیت تھی) ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ دسواں کون ہے؟ فرمایا: تم نے مجھے قسم دی ہے تو سنو! دسواں ابو الْاَعْوَر ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف، ٥/٤١٦، حدیث: ٣٧٦٩)

حضرتِ سیِّدُ نا سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد میں رسولُ اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تیر نکال نکال کر مجھے عطا کرتے رہے اور فرمایا: تیر چلاؤ! میرے ماں باپ تم پر فدا۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب اذ همت ...الخ، ٣/٣٧، حدیث: ٤٠٥٥)

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوشخبری

اے عاشقانِ رسول! جہاں حضور پُرنور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

اپنے ساتھ موجودین کو بشارتوں سے نوازا وہیں بعد میں آنے والے امتیوں کو بھی محروم نہ رکھا مثلاً: یتیموں کی پرورش، بیٹیوں کی پرورش، کم کھانا کم بولنا، یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا، بڑوں کا ادب جیسے کئی اعمال کرنے والوں کو اپنی رضا کی خوشخبری دی تو کسی کو جنت کی بشارت عطا فرما کر اپنے قرب کی نوید بھی سنائی۔ ایسے ہی کم از کم **17** منتخب اعمال وفضائل پر مشتمل مختصر رسالہ "**آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا پیارا کون؟**"[1] آپ کے سامنے ہے، اسے پڑھیئے اور عمل کر کے برکتیں پایئے۔

عطّار ہمارا ہے سرِ حشر اِسے کاش!
دستِ شہِ بطحا سے یہی چِٹھّی ملی ہو

(وسائل بخشش، ص۳۱۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں "**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**" کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول "**المدینۃ العلمیۃ**" کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

شعبہ اِصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

مدینہ

[1] :اس رسالے کا یہ نام شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے رکھا ہے اور دار الافتاء اہلسنّت کے اسلامی بھائی نے شرعی تفتیش فرمائی ہے۔

(۱) عالم اور طالبِ علم مجھ سے ہیں

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: لَيْسَ مِنَّا اِلَّا عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ یعنی ہم سے نہیں مگر عالم اور طالبِ علم (دین)۔ (فردوس الاخبار، باب اللام، ۲/۲۱٤، حدیث: ۵۳۱۹)

علمِ دین سیکھنے والے اسلامی بھائیو! تمہیں مبارک ہو کہ تم سے سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑا پیار کیا کرتے ہیں، بلاشبہ علمِ دین سیکھنے سکھانے کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے لئے خاص تاکید کی گئی ہے، چنانچہ

پانچواں نہ بن کہ ہلاک ہو جائیگا

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ یعنی عالم بن یا متعلِّم، یا علمی گفتگو سننے والا یا علم سے محبت کرنے والا بن اور پانچواں (یعنی علم اور عالم سے بُغض رکھنے والا[1]) نہ بن کہ ہلاک ہو جائیگا۔

(معجم اوسط، ٤/٤٩، حدیث: ۵۱۷۱)

علم شرافت و مرتبے کی کنجی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو العالیہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اپنی چار پائی پر بیٹھے ہوئے

مدینہ

[1]: فیض القدیر، ۲/۲۲، تحت الحدیث: ۱۲۱۳

تھے اور ان کے ارد گرد قریش کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت سیِّدُ نا عبدُاللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی چار پائی پر بٹھالیا تو قریش کے لوگ مجھے گھورنے لگے۔ حضرت سیِّدُ نا عبدُاللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سمجھ گئے، آپ نے فرمایا: یہ علم اسی طرح عزت والے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور غلاموں کو تخت پر بٹھا دیتا ہے۔ (الفقیه والمتفقه للخطیب البغدادی، ۱/ ۱۳۹، رقم:۱۱۷)

علمِ دین کی برکت سے نہ صرف نیکیاں کمانے اور گناہوں سے بچنے کا موقع ملتا ہے بلکہ سابقہ گناہوں کا کفارہ بھی ہوجاتا ہے، چنانچہ

گناہوں کا کفارہ

حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم نے اِرشاد فرمایا: **جس نے علم حاصل کیا تو یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہوگیا۔**

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ٤/ ٢٩٥، حدیث٢٦٥٧)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: طالبِ علم سے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں جیسے وضو نماز وغیرہ عبادات سے، لہٰذا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طالب علم جو گناہ چاہے کرے یا مطلب یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نیتِ خیر سے علم طلب کرنے والوں کو گناہوں سے بچنے اور گزشتہ گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۲۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین دنیا میں عزت، آخرت میں عظمت اور

قبر میں راحت کا سبب ہے، چنانچہ

علم قبر میں سکون پہنچائے گا

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی علیہ رحمۃ اللہِ القوی ''شرحُ الصدور'' میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیت نِشان ہے: اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ صَوَّرَ اللّٰہُ عِلْمَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ یُؤْنِسُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی جب کسی عالم کا انتقال ہوتا ہے اللّٰہ تعالٰی اس کے علم کو اس کی قبر میں متشکل (یعنی کوئی شکل عطا) فرما دیتا ہے جو قیامت تک اسے سکون پہنچاتا ہے۔

(شرح الصدور، باب احادیث الرسول فی عدۃ امور، ص۱۵۸)

علم سیکھنے کے لئے چھ ضروری چیزیں

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی کا فرمان ہے: حصولِ علم کے لئے چھ چیزیں ضروری ہیں: ذہانت، شوق و رغبت، محنت و کوشش، مناسب خوراک، استاذ کی صحبت اور طویل عرصے تک علم سیکھنا۔

(المستطرف، الباب الرابع: فی العلم والادب، ۱/۴۱)

زمین و آسمان والے استغفار کرتے ہیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. یعنی زمین و آسمان کی تمام مخلوق طالب علم کے لئے دعائے

مغفرت کرتی ہے۔ (ابن ماجه، المقدمة، فضل العلماء والحث على طلب العلم، ۱/۱۴٦، حديث:۲۲۳، ملتقطاً)

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: اس سے بڑا مرتبہ کس کا ہوگا جس کے لئے زمین و آسمان کے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہوں، یہ اپنی ذات میں مشغول ہے اور فرشتے اس کے لئے استغفار میں مشغول ہیں۔

(احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الاول، ۱/۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) جنت میں میرے ساتھ ہوگا

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کا کینہ نہ ہو، پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنت ہے، جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، كتاب العلم، باب في الاخذ بالسنة واجتناب البدع، ۴/۳۰۹، حديث:۲٦۸۷)

سنت کو زندہ کرنے کا مطلب

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ایک اور حدیثِ پاک

کے اس حصے ''جس نے میری سنتوں میں سے ایک سنت کو زندہ کیا'' کے تحت لکھتے ہیں: سنت کو زندہ کرنے سے مراد سنت کا علم حاصل کرنا، اس پر عمل کرنا، اسے لوگوں میں پھیلانا، انہیں سنت پر عمل کی ترغیب دلانا اور سنت کی مخالفت کرنے سے بچنا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱۲/۲، تحت الحدیث: ۱۱۹۵)

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: سنت کو زندہ کرنے سے مراد اپنے قول وعمل کے ذریعے اس سنت کی اشاعت وتشہیر کرنا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۴۱۴، تحت الحدیث: ۱۶۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سنتیں اپنانے سنتیں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اس حدیث میں کینے کا ذکر بھی ہوا، آیئے کینے کے بارے میں چند ضروری معلومات حاصل کرتے ہیں، چنانچہ

کینہ کی تعریف

کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے (غیر شرعی) دشمنی اور بغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ باقی رہے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، القول فی معنی الحقد، ۳/۲۲۳)

مثلاً کوئی شخص ایسا ہے جس کا خیال آتے ہی آپ کو اپنے دل میں بوجھ سا محسوس ہوتا ہے، نفرت کی ایک لہر دل ودماغ میں دوڑ جاتی ہے، وہ نظر آجائے تو ملنے سے کتراتے ہیں اور زُبان، ہاتھ یا کسی بھی طرح سے اُسے نقصان پہنچانے کا موقع ملے تو پیچھے نہیں رہتے تو سمجھ لیجئے کہ آپ اس شخص سے **کِینہ** رکھتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں بلکہ ویسے ہی کسی سے ملنے کو جی نہیں چاہتا تو یہ کینہ نہیں کہلائے گا۔

کینہ کا حکم

مسلمان سے بلاوجہ شرعی کینہ وبُغْض رکھنا حرام ہے۔(فتاوٰی رضویہ ٦/٥٢٦)

حضرتِ سیدنا علاّمہ عبدالغنی نابلسی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حق بات بتانے یا عدل وانصاف کرنے والے سے بُغض وکینہ رکھنا حرام ہے۔(الحدیقة الندیة، ١/٦٢٩)

مؤمن کینہ پرور نہیں ہوتا

مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مؤمن کینہ پرور نہیں ہوتا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثالثة الغضب بالباطل...الخ، ١/١٢٤)

مصافحہ کیا کرو کینہ دور ہوگا

نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: مصافحہ کیا کرو کینہ دُور ہوگا اور تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بُغض دور

ہوگا۔(مؤطا امام مالك،كتاب حسن الخلق،باب ماجاء فی المهاجرة، ۴۰۷/۲،حدیث:۱۷۳۱)

لوگوں میں افضل ترین کون؟

حضرت سیدنا معاویہ بن قُرَّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں افضل ترین وہ ہے جو اُن میں سب سے پاکیزہ سینے والا اور سب سے زیادہ غیبت سے بچنے والا ہے۔

(المصنف لابن ابی شیبه،کتاب الزهد،حدیث ابی قلابه،۲۵۴/۸، حدیث:۸)

سب سے افضل صدقہ

حضرتِ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے سیِّدُالمبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا: جو کینہ پَرور رشتہ دار پر کیا جائے۔

(مسنداحمد بن حنبل،مسند حکیم بن حزام،۲۲۸/۵،حدیث:۱۵۳۲۰)

دُورھی سے شرائط دکھانے والا نوکر

ایک نک چڑھا رئیس اپنے نوکروں کو وَقت بے وَقت ڈانٹتا جھاڑتا رہتا تھا جس کی وجہ سے نوکروں کے دل میں اس کا بُغض و کینہ بیٹھ چکا تھا۔ اس رئیس نے ہر نوکر کو اس کی ذمہ داریوں کی تحریری لسٹ (List) بنا کر دی ہوئی تھی اگر کوئی نوکر کبھی کوئی کام چھوڑ دیتا تو رئیس اُسے وہ لسٹ دِکھا دِکھا کر ذلیل کرتا۔ ایک مرتبہ وہ گھڑ سواری کا

شوق پورا کر کے گھوڑے سے اُتر رہا تھا کہ اُس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیا اسی دوران گھوڑا بھاگ کھڑا ہوا، اب رئیس اُلٹا لٹکا گھوڑے کے ساتھ ساتھ گھسٹ رہا تھا۔ اس نے پاس کھڑے نوکر کو مدد کے لئے پکارا مگر اسے تو بدلہ چُکانے کا موقع مل گیا تھا، چنانچہ اس نے اپنے مالک کی مدد کرنے کے بجائے جیب سے اسی کی دی ہوئی لسٹ نکالی اور دُور ہی سے اس کو دکھا کر کہنے لگا کہ اِس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اگر تمہارا پاؤں گھوڑے کی رِکاب میں اُلجھ جائے تو اسے چُھڑانا میری ڈیوٹی ہے۔ یہ سن کر رئیس نوکروں سے کئے ہوئے بُرے سلوک پر پچھتانے لگا۔ **اللہ** تعالیٰ ہمیں کینے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی مشورہ: بغض وکینہ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''بغض وکینہ'' کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قُرب ملے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو، کیونکہ جمعہ کے روز میری اُمت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، جس شخص نے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔

(شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۳/۱۱۰، حدیث: ۳۰۳۲)

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام　　ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام　　یہ بارگاہ مالک جن و بشر کی ہے

(حدائق بخشش، ص۲۰۹)

نجات کا پروانہ

حضرت سیّد محمد کُردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ''میری والدۂ مَاجدہ نے خبر دی کہ میرے والدِ ماجد (یعنی حضرت سیّد محمد کُردی کے نانا جان) جن کا نام محمد تھا انہوں نے مجھے وَصِیَّت کی تھی کہ جب میرا اِنتقال ہوجائے اور مجھے غُسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رُقعہ گرے گا جس میں لکھا ہوگا ''هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مُحَمَّدِ نِ العَالِمِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّار یعنی محمد جو عالِم ہے اس کو اس کے علم کے سبب جہنم سے چھٹکارا مل گیا ہے۔'' اُس رُقعے کو میرے کفن میں رکھ دینا۔'' چُنانچہ غُسل کے بعد رُقعہ گرا، جب لوگوں نے رُقعہ پڑھ لیا تو میں نے اسے اِن کے سینے پر رکھ دیا۔ اُس رُقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرح اسے صفحہ کے اوپر سے پڑھا جاتا تھا اسی طرح صفحہ کے پیچھے سے بھی پڑھا جاتا تھا۔ میں نے اپنی والدۂ ماجدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا؟ امّی جان نے فرمایا: ''كَانَ اَكْثَرُ عَمَلِهٖ دَوَامُ الذِّكْرِ مَعَ كَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِى، یعنی اُن کا یہ عمل تھا کہ وہ ہمیشہ ذِکرُ اللّٰہ کرنے کے ساتھ ساتھ دُرُودِ پاک کی کثرت بھی کیا کرتے تھے۔''

(سعادۃ الدارین، الباب الرابع ،اللطیفۃ السادسۃ التسعون، ص۱۵۲)

(٤) بچیوں کی پرورش کرنے کی فضیلت

سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے دو بچیوں کے بالغ ہونے تک پرورش کی تو میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گے۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی دونوں مبارک انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ (مسلم، کتاب البر، باب فضل الاحسان، ص۱۴۱۵ حدیث:۲۶۳۱)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: پرورش کرنے سے مراد یہ ہے کہ دو چھوٹی بچیوں کو پالے اور ان کی بہتری اور ضرورت کی چیزیں جیسے اخراجات اور کپڑوں کا انتظام کرتا رہے۔ (فیض القدیر، حرف المیم، ٦/ ٢٣٠، تحت الحدیث: ٨٨٤٥) حضرتِ سیِّدُنا علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری فرماتے ہیں: بالغ ہونے تک سے مراد یہ ہے کہ یا تو بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں یا شادیاں ہو کر شوہر والیاں ہو جائیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الشفقۃ الرحمۃ علی الخلق، ٨/ ٦٨٣، تحت الحدیث: ٤٩٥٠) حضرتِ سیِّدُنا محمد علی بن محمد علّان صِدّیقی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: قیامت میں ساتھ آنے سے مراد یہ ہے کہ وہ میدانِ محشر میں میرے ساتھ آئے گا اور میرے قُرب میں موجود ہوگا۔ (دلیل الفالحین، جزء ٣، باب ملاطفۃ الیتیم، ٢/ ٨٦، تحت الحدیث: ٢٦٨) حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: انگلیاں ملانے سے اس بات کی طرف اِشارہ کرنا مقصود تھا کہ یہ عمل کرنے والا آپ صلَّی اللّٰہ

تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم سے قریب ہے، یعنی اس کام کو کرنے والا ان درجات میں سے ایک درجے کا قرب پالیتا ہے جو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے ہیں۔ (فیض القدیر، حرف المیم، ٦/ ٢٣٠، تحت الحدیث : ٨٨٤٥) **مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: خوش دلی سے دو لڑکیوں کو پال دینا خواہ اپنی بیٹیاں ہوں یا بہنیں ہوں یا یتیمہ بچیاں، قیامت میں مجھ سے قرب کا ذریعہ ہے، اور جسے اس دن حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا قُرب نصیب ہوجائے اسے سب کچھ مل جائے۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٥٤٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچیوں کی پرورش کے انعام میں ملنے والی فضیلت جہاں سعادت مندوں کے لئے دل ودماغ کی راحتوں کا سبب ہے وہیں بیٹیوں کی پیدائش پر ناگواری کا اظہار کرنے والوں کے لئے درسِ عبرت بھی ہے جو محض اپنی انا کی تسکین اور جھوٹی عزت برقرار رکھنے کے لئے بیٹیوں کا باپ کہلانا پسند نہیں کرتے، ایسوں کو بھی چاہئے کہ خوش دلی سے بچیوں کی پرورش کریں اور اُخروی انعامات کے مستحق قرار پائیں۔

جنت میں یوں ہوں گے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَھُوَ الْجَنَّۃَ کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ یعنی جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں یوں ہونگے، اور نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی

علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی دومبارک انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔(ترمذی،کتاب البروالصلة،باب ماجاء فی النفقة علی البنات والاخوات،۳/ ۳٦٦حدیث:۱۹۲۱)

مَدَنی مشورہ :بیٹی کی پرورش کے مزید فضائل اور دیگر معلومات کے حصول کے لئے مکتبۃ المدینہ کا **32** صفحات پر مشتمل رسالہ''**زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی**''ضرور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۵)خالہ، پھوپھی، نانی اور دادی کی کفالت کرنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے بیٹیوں کے ساتھ ساتھ دیگر رشتہ دار عورتوں کی کفالت کی بھی فضیلت بیان فرمائی ہے چنانچہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: جس نے دو بیٹیوں، دو بہنوں، دو خالاؤں، دو پھوپھیوں یا نانی اور دادی کی کفالت کی وہ اور میں جنت میں یوں ہوں گے، **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ملایا۔

(المعجم الکبیر،۲۲/۳۸۵،حدیث:۹۵۹)

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کہ جل تھل بھر دیئے

صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے (حدائق بخشش،ص۱۷٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦) یتیم بچوں کی کفالت کا ثواب

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین یتیم بچوں کی کفالت کی وہ دن کو روزہ رکھنے، رات کو عبادت کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، میں اور وہ جنت میں یوں ایک ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شہادت اور بیچ والی انگلی کو ملایا۔

(سنن ابن ماجه،کتاب الادب،باب حق اليتيم،٤/١٩٤حديث:٣٦٨٠)

یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا

سرکارِ نامدار، باِذْنِ پروردگار غیبوں پر خبردار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنّت میں اِس طرح ہوں گے، شہادت اور بیچ والی انگلی کی طرف اِشارہ کیا۔

(بخاری،کتا ب الادب،باب فضل من يعول يتيما، ٤/١٠١حديث :٦٠٠٥)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کسی یتیم (لڑکے یا لڑکی) کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو جس جس بال پر سے اس کا ہاتھ گزرے گا اس کے عوض ہاتھ پھیرنے والے کیلئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اپنے زیرِ کفالت یتیم (لڑکے یا لڑکی) کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا

میں اور وہ جنت میں اس طرح ہونگے۔ پھر آپ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنی شہادت اور بیچ والی انگلیوں کو ملایا۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث ابی امامۃ، ٨/٣٠٠، حدیث:٢٢٣٤٧)

وہ جنت میں میرا ساتھی یا پڑوسی ہوگا

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: وہ جنت میں میرا ساتھی یا پڑوسی ہوگا جیسے بادشاہ کے خدام بادشاہ کی کوٹھی میں ہی رہتے ہیں مگر خادِم ہوکر ایسے ہی وہ بھی میرے ساتھ رہے گا مگر میرا اُمتی غلام ہوکر۔ یتیم بچہ سے کسی قسم کا سلوک ہو ثواب کا باعث ہے۔ ﴿مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:﴾ دو انگلیوں سے مراد کلمہ کی اور بیچ کی انگلی مراد ہے جن میں فاصلہ بالکل نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٥٦٣)

دل کی سختی دور ہوتی ہے

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور مسکین کو کھانا کھلانے سے دل کی سختی دور ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں اپنے دل کی سختی کی شکایت کی۔ نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔

(مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ٣/٣٣٥، حدیث:٩٠٢٨)

یتیم کی تعریف

جس کا باپ فوت ہو جائے وہ یتیم کہلاتا ہے بشرطیکہ نابالغ ہو، بالغ لڑکا یتیم نہیں کہلاتا۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۱۱۳)

سایۂ عرش نصیب ہوگا

صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس نے کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(المعجم الاوسط،٦/٤٢٩،حديث:٩٢٩٢)

سزا کے بجائے وظیفہ مقرر کر دیا

ایک بچے نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے بیٹے کو مارا، لوگ اس بچے کو پکڑ کر ان کی زوجہ فاطمہ بنت عبدالملک کے پاس لے گئے۔ خلیفۂ وقت حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ دوسرے کمرے میں تھے، شور سنا تو کمرے سے نکل آئے۔ اسی دوران ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یہ میرا بچہ ہے اور یتیم ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے پوچھا: اس یتیم کو وظیفہ ملتا ہے؟ عَرض کی: نہیں۔ خادِم سے فرمایا: اس کا نام وظیفہ خوار بچوں میں لکھ لو۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۰۷)

سچ ہے کہ ہر بُلند مرتبہ شخص عاجزی اور دوسروں کی دِلجُوئی کرنے والا ہوتا

ہے۔اُس کی مثال تو اُس درخت کی سی ہوتی ہے، جس پر جتنے زیادہ پھل آتے ہیں اُس کی شاخیں اُسی قدر جھک جاتی ہیں، جو خوش نصیب کمزوروں کے ساتھ نَرمی اور مُرَوَّت کا برتاؤ کرتے ہیں، وہ قِیامت کے دِن شاداں وفرحاں ہونگے جبکہ مغروروں کو شرمندگی کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

سب سے پسندیدہ گھر

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو جس سے برا سلوک کیا جاتا ہو۔

(سنن ابن ماجه،کتاب الادب، باب حق اليتيم،١٩٣/٤،حديث:٣٦٧٩)

یتیم سے حُسنِ سلوک کی صورتیں

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یتیم سے سلوک کی بہت صورتیں ہیں: اس کی پرورش، اس کے کھانے پینے کا انتظام، اس کی تعلیم وتربیت، اسے دین دار نمازی بنانا سب ہی اس میں داخل ہے۔ غرضکہ جو سلوک اپنے بچے سے کیا جاتا ہے وہ یتیم سے کیا جائے (اور) بُرے سلوک میں مذکورہ چیزوں کی مقابل تمام چیزیں داخل ہیں۔

(مراۃ المناجیح،٥٦٢/٦)

شیطان دسترخوان کے قریب نہ آئے

نبی رحمت، شفیع امت صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس قوم کے دسترخوان پر یتیم ہوتا ہے شیطان اس دسترخوان کے قریب نہیں جاتا۔

(معجم اوسط، ٢٣٠/٥، حدیث: ٧١٦٥)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٧) بال بچے والے نیک آدمی کی فضیلت

قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَلَّ مَالُهُ، وَكَثُرَ عِيَالُهُ، وَحَسُنَتْ صَلَاتُهُ، وَلَمْ يَغْتَبِ الْمُسْلِمِيْنَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مَعِيَ كَهَاتَيْنِ یعنی جس کا مال کم ہو، اہل وعیال زیادہ ہوں، نماز اچھی ہو اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے، قیامت کے دن وہ میرے ساتھ اس طرح آئے گا جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔ (مسندابی یعلی ، ٤٢٨/١، حدیث: ٩٨٦)

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تمہاری دعا میری دعا سے افضل ہے

حضرت سیِّدُنا بِشر بن حارِث حافی عَلَیہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَافِی کی خدمت میں کسی

نے عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمایئے کیونکہ میں اَہل وعِیال کے اَخراجات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جب گھر والے تم سے کہیں کہ ہمارے پاس نہ تو آٹا ہے اور نہ ہی روٹی تو اُس وقت تم میرے لئے دعا کرنا کیونکہ تمہاری اُس وقت کی دعا میری دعا سے افضل ہے۔

(اِحیاءُ العُلوم، ٤/ ٢٥١)

مسکین ماں کا بچیوں پر ایثار

اُم المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی، پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی ان (یعنی دونوں بیٹیوں) کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعے سے بہت تعجب ہوا، میں نے نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اس خاتون کے ایثار کا بیان کیا تو سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس (ایثار) کی وجہ سے اُس عورت کے لئے جنت واجب کر دی۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، ص١٤١٥، حدیث: ٢٦٣٠)

غیبت نہ کرنے والے کو جنت کی ضمانت

رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کسی مسلمان کی غیبت

نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنّت کا) ضامن ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ، ۴۶/۳،حدیث:۳۸۲۲، ملتقطاً)

وہ تو بچ گئے مگر مسلمان بھائی نہ بچا

حضرتِ سیّدُ ناسُفیان بن حسین رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدُ نا اِیاس بن مُعاوِیہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں ایک شخص کا برائی کے ساتھ تذکرہ کیا، انہوں نے مجھے جلال بھری نظروں سے دیکھا اور پوچھا: کیا تُم نے رومیوں کے خِلاف جنگ کی ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ وہ بولے: سندھیوں کے خلاف جنگ کی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ بولے: ہندوؤں کے خلاف؟ عرض کی: نہیں۔ پوچھا: ترکیوں کے خلاف جنگ کی ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ فرمانے لگے: رومی، سندھی، ہندو اور تُرکی تو تم سے بچ گئے لیکن تمہارا ایک **مسلمان** بھائی تم سے محفوظ نہ رہ سکا۔ حضرتِ سیّدُ ناسُفیان رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی کی **غیبت** نہیں کی۔

(البدایة والنہایة، ۴۸۴/۶)

نیک لوگوں کی برائیاں کرنا

حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: کسی شخص کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ خود نیک نہ ہو اور پھر بھی نیک لوگوں کی برائیاں کرتا پھرے۔ (المستطرف، الباب الثانی والثلاثون فی ذکر الاشرار ... الخ، ۲۶۹/۱)

غیبت ہوجانے پر خود کو سزا دیتے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن وہب قُرَشی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: میں نے اپنے لئے یہ سزا مقرر کی کہ جب مجھ سے کسی کی غیبت ہوگئی تو کفارے میں ایک روزہ رکھوں گا، مگر رفتہ رفتہ یہ سزا میری عادت بن جانے کی وجہ سے میرے لئے آسان ہوگئی، تو میں نے مزید ایک اور سزا مقرر کر لی کہ اب ایک درہم بھی صدقہ کیا کروں گا، یہ سزا میرے لئے مشکل ثابت ہوئی اور یوں غیبت کی نحوست سے چھٹکارا مل گیا۔

(ترتیب المدارک، ۳/۲۴۰)

مَدَنی مشورہ: غیبت کے نقصانات و دیگر معلومات کے حصول کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' ضرور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) اہلِ بیت سے محبت کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا مولا مشکل کشا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکریم روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جس نے مجھ سے، ان دونوں (یعنی حسنین کریمین) سے اور انکے والدین سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے درجے میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن

ابی طالب، ۵/۴۱۰، حدیث: ۳۷۵۴)

اللہ کی رضا کے لئے محبت

نواسۂ رسول، شہیدِ کربلا، امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّنَا لِلدُّنْیَا فَاِنَّ صَاحِبَ الدُّنْیَا یُحِبُّہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَمَنْ اَحَبَّنَا لِلّٰہِ کُنَّا نَحْنُ وَھُوَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَھَاتَیْنِ یعنی جس نے دنیا کو حاصل کرنے کے لئے ہم سے محبت کی تو دنیا والے سے ہر نیک و بد محبت کرتا ہے اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ہم سے محبت کی ہم اور وہ قیامت کے دن یوں ہوں گے، شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ (المعجم الکبیر، ۳/۱۲۵، حدیث: ۲۸۸۰)

قرآن اور اہلِ بیت کی محبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما اور انکے والدین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے محبت رکھنے والے کو جنت میں حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قرب نصیب ہوگا، اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن سے محبت کے متعلق قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں واضح بیان موجود ہے چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

(پ ۲۵، الشوریٰ: ۲۳)

صدرُالافاضِل حضرتِ علاّمہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: معنٰی یہ ہیں کہ میں ہدایت واِرشاد پر کچھ اُجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں، ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں، انہیں اِیذا نہ دو۔ حضرت سعید بن جبیر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سیدِ عالَم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آلِ پاک ہے۔ (بخاری، کتاب التفسیر، باب الا المودۃ فی القربی، ۳/۳۲۰،حدیث:۴۸۱۸)

اہلِ قرابت سے مراد کون ہیں؟

(صدرالافاضل مزید لکھتے ہیں:) اہلِ قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں، **ایک** تو یہ کہ مراد اس سے حضرتِ علی وحضرتِ فاطمہ وحسنین کریمین ہیں رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم ، **ایک قول** یہ ہے کہ آلِ علی وآلِ عقیل وآلِ جعفر وآلِ عباس مراد ہیں، **اور ایک قول** یہ ہے کہ حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصینِ بنی ہاشم وبنی مطّلب ہیں، حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی ازواجِ مطہّرات حضور کے اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ حضور سیدِ عالَم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دِین کے فرائض میں سے ہے۔ (خازن، ۴/ ۱۰۰) (خزائن العرفان، ص۸۹۳، ۸۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ساداتسے حسنِ سُلُوک کی فضیلت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 10 صفحہ 105 پر ساداتِ کرام کے فضائل بیان کرتے ہوئے نَقل کرتے ہیں: ابنِ عساکر امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے راوی، رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو میرے اہلِ بَیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ اُسے عطا فرماؤں گا۔ (ابن عساکر، ۳۰۳/۴۵، رقم:۵۲۰۴)

بِغیر حج کئے حاجی

حکایت 10

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بِن سُلَیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ہم دونوں بھائی ایک قافِلے کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے، جب ''کوفہ'' پہنچے تو میں کچھ خریدنے کے لئے بازار کی طرف نکلا، راہ میں یہ عجیب منظر دیکھا کہ ایک وِیران سی جگہ پر ایک مُردار پڑا تھا اور ایک مَفلوکُ الحال عورَت چاقو سے اُس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر ایک ٹوکری میں رکھ رہی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ مُردار گوشت لئے جارہی ہے اِس پر خاموش نہیں رہنا چاہئے ممکن ہے کہ یہ کوئی بھٹیارن ہو کہ یہی پکا کر لوگوں کو کھلا دے، میں چُپکے سے اُس کے پیچھے ہولیا۔

وہ عورت ایک مکان پر آکر رُکی اور دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے آواز آئی: کون؟ اُس نے کہا: کھولو! میں ہی بدحال ہوں۔ دروازہ کُھلا اور اُس میں سے چار لڑکیاں

آ ئیں جن سے بدحالی اور مصیبت کے آ ثار ظاہر ہو رہے تھے۔ اُس عورت نے اندر جا کر وہ ٹوکری اُن لڑکیوں کے سامنے رکھ دی اور روتے ہوئے کہا: ''اِس کو پکا لو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو، اللہ تَعَالٰی کا اپنے بندوں پر اِختیار ہے، لوگوں کے دِل اُسی کے قبضے میں ہیں۔'' وہ لڑکیاں اُس گوشت کو کاٹ کاٹ کر آ گ پر بھُوننے لگیں۔ مجھے قلبی رَنج ہوا، میں نے باہَر سے آواز دی: '' اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی! خدا عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِس کو نہ کھانا۔'' وہ بولی: تُو کون ہے؟ میں نے کہا: میں ایک پردیسی آدَمی ہوں۔ بولی: اے پردیسی! ہم خود ہی مقدّر کے قَیدی ہیں، تین سال سے ہمارا کوئی مُعین و مددگار نہیں، اب تُو ہم سے کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا: مَجوسیوں کے ایک فِرقے کے سِوا کسی مَذہب میں مُردار کا کھانا جائز نہیں۔ وہ بولی: ''ہم خاندانِ نُبُوَّت کے شریف (سیِّد) ہیں، اِن لڑکیوں کا باپ بڑا نیک آدَمی تھا وہ اپنے ہی جیسوں سے اِن کا نکاح کرنا چاہتا تھا، اس کی نوبت نہ آئی اور اُس کا اِنتِقال ہوگیا۔ جو تَرکہ (وِرثہ) اُس نے چھوڑا تھا وہ ختم ہوگیا، ہمیں معلوم ہے کہ مُردار کھانا جائز نہیں لیکن حالتِ اِضطِرار میں جائز ہوجاتا ہے اور ہمارا چار دِن کا فاقہ ہے۔[1] خاندانِ

---

[1] بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 373 پر ہے: مسئلہ۱: اضطرار کی حالت میں یعنی جبکہ جان جانے کا اندیشہ ہے اگر حلال چیز کھانے کے لیے نہیں ملتی تو حرام چیز یا مُردار یا دوسرے کی چیز کھا کر اپنی جان بچائے اور ان چیزوں کے کھا لینے پر اس صورت میں مُؤَاخذہ نہیں، بلکہ نہ کھا کر مر جانے میں مُؤَاخذہ ہے اگرچہ پرائی چیز کھانے میں تاوان دینا ہوگا۔ مسئلہ۲: پیاس سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے، تو کسی چیز کو پی کر اپنے کو ہلاکت سے بچانا فرض ہے۔ پانی نہیں ہے اور شراب موجود ہے اور معلوم ہے کہ اس کے پی لینے میں جان بچ جائے گی، تو اتنی پی لے جس سے یہ اندیشہ جاتا رہے۔

سادات کے دردناک حالات سُن کر مجھے **رونا** آ گیا اور میں انتہائی بے چینی کے ساتھ وہاں سے واپس ہوا۔

میں نے بھائی کے پاس آ کر کہا کہ میرا ارادہ **حج** کا نہیں ہے۔ اُس نے مجھے بَہُت سمجھایا اور **حج** کے فضائل بتائے کہ **حاجی** ایسی حالت میں لوٹتا ہے کہ اُس پر کوئی گناہ نہیں رَہتا وغیرہ وغیرہ۔ مگر میں نے بہ اِصرار اپنے کپڑے، اِحرام کی چادریں اور جو سامان میرے ساتھ تھا جس میں چھ سو دِرہم نَقد بھی تھے سب لیکر چل دیا بازار سے 100 دِرہم کا آٹا اور 100 دِرہم کا کپڑا خریدا اور باقی 400 دِرہم آٹے میں چُھپا دیئے اور ساداتِ کرام کے گھر پہنچا اور سب سامان کپڑے اور آٹا وغیرہ اُن کو پیش کر دیا۔ اُس **عورت** نے **اللہ** تَعَالٰی کا شکر ادا کیا اور اِس طرح دُعا دی: اے اِبنِ سُلَیمان! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے اَگلے پچھلے سب گناہ مُعاف کرے اور تجھے **حج کا ثواب** اور اپنی جنّت میں جگہ عطا فرمائے اور اِس کا ایسا بدلہ عطا کرے جو تجھ پر بھی ظاہر ہو جائے۔'' **سب سے بڑی لڑکی** نے دُعا دی: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرا اَجر دُگنا کرے اور تیرے گناہ مُعاف فرمائے۔'' **دوسری** نے اِس طرح دُعا دی: ''**اللہ** تَعَالٰی تجھے اس سے بَہُت زِیادہ عطا فرمائے جتنا تُو نے ہمیں دیا۔'' **تیسری** نے دُعا دیتے ہوئے کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے نانا جان رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تیرا حشر کرے۔'' **چوتھی** نے جو سب سے چھوٹی تھی اُس نے یوں دُعا دی: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جس نے ہم پر اِحْسان کیا تو اس کا نِعمَ البَدَل اُس کو جلدی عطا کر اور اس کے اَگلے پچھلے گناہ مُعاف فرما۔''

حُجّاج کا قافِلہ روانہ ہوگیا اور میں اُس کی واپَسی کے اِنتِظار میں **کوفے** ہی میں مجبوراً پڑا رہا۔ یہاں تک کہ حاجیوں کی واپَسی شروع ہوگئی جُوں ہی حُجّاج کا ایک قافِلہ میری آنکھوں کے سامنے آیا اپنی حج کی سَعادت سے مَحرومی پر میرے آنسو نکل آئے۔ میں ان سے دعائیں لینے کیلئے آگے بڑھا، جب ان سے ملاقات کرکے میں نے کہا: ''**اللہ** تَعَالٰی آپ حضرات کا **حج** قَبول فرمائے اور آپ کے اَخراجات کا بہترین بَدَل عطا فرمائے۔'' اُن میں سے ایک حاجی نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ دُعا کیسی؟ میں نے کہا: ''ایسے غمزدہ شخص کی دُعا جو دروازے تک پہنچ کر حاضِری سے مَحروم رَہ گیا!'' وہ کہنے لگا: بڑے تعجُّب کی بات ہے کہ آپ وہاں جانے سے انکار کرتے ہیں! کیا آپ ہمارے ساتھ **عَرَفات** کے میدان میں نہیں تھے؟ کیا آپ نے ہمارے ساتھ شیطان کو **کنکریاں** نہیں ماری تھیں؟ اور کیا آپ نے ہمارے ساتھ **طواف** نہیں کئے؟ میں اپنے دِل میں سوچنے لگا کہ یقیناً یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی لُطف وکَرَم ہے۔

اِتنے میں میرے شہر کے حاجیوں کا قافِلہ بھی آپہنچا۔ میں نے اُن سے بھی کہا کہ ''**اللہ** تَعَالٰی آپ خوش نصیبوں کی سَعی مَشکور فرمائے اور آپ کا **حج** قَبول کرے۔'' وہ بھی حیران ہوکر کہنے لگے: آپ کو کیا ہوگیا ہے! یہ اَجنَبِیَّت کیسی!! کیا آپ **عَرَفات** میں ہمارے ساتھ نہ تھے؟ کیا ہم نے مِل جُل کر **رَمْیِ جَمرات** نہیں کی تھی؟ اُن میں سے ایک حاجی صاحِب آگے بڑھے اور میرے قریب آکر کہنے لگے

کہ بھائی! انجان کیوں بنتے ہیں! ہم مکّے مدینے میں اکٹھے ہی تو تھے! یہ دیکھئے! جب ہم روضۂ اَطہر کی زِیارت کرکے بابِ جبرئیل سے باہَر آ رہے تھے تو اُس وَقت بِھیڑ کی وجہ سے آپ نے یہ **تھیلی** مجھے بطورِ اَمانت دی تھی جس کی مُہر پر لکھا ہوا ہے: **مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ** یعنی ''جو ہم سے مُعامَلہ کرتا ہے نَفع پاتا ہے۔'' یہ لیجئے اپنی تھیلی! حضرتِ رَبیع علیہ رَحمۃُ اللّٰہ البدیع فرماتے ہیں کہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اُس تھیلی کو اِس سے پہلے کبھی دیکھا بھی نہ تھا، خیر میں نے تھیلی لے لی۔ عشا کی نَماز پڑھ کر اپنا وظیفہ پورا کیا اور لیٹ گیا اور سوچتا رہا کہ آخِر قِصّہ کیا ہے! اِسی میں نیند نے گھیر لیا، میری ظاہری آنکھ تو کیا بند ہوئی، دل کی آنکھ کُھل گئی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں خواب میں **جنابِ رسالت مآب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار سے شرفیاب ہوا، میں نے اپنے مَکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت بابَرَکت میں سلام عرض کیا اور دَست بوسی کی۔ **شاہِ خیرُ الْاَنام** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تَبَسُّم فرماتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''اے رَبیع! ہم کتنے گواہ قائم کریں اور تم ہو کہ قَبول ہی نہیں کرتے'' سُنو! بات یہ ہے کہ جب تم نے اُس خاتون پر جو میری اَولاد میں سے تھی، اِحْسان کیا اور اپنا زادِ راہ اِیثار کرکے اپنا حج **ملتوی** کر دیا تو میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی کہ وہ اِس کا نِعْمَ الْبَدَل تمہیں عطا فرمائے تو **اللہ** تعالٰی نے ایک فِرِشتہ تمہاری صورت پر پیدا فرمایا اور حُکم دیا کہ وہ قِیامت تک ہر سال تمہاری طرف سے **حج** کیا کرے نیز دُنیا میں تمہیں یہ عِوَض (یعنی بدلہ) دیا کہ 600 دِرہم کے بدلے 600

دینار (سونے کی اشرفیاں) عطا فرمائے، تم اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھو۔ پھر حُضُور، فیض گنجور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تھیلی کی مُہر پر لکھے ہوئے مبارَک اَلفاظ ارشاد فرمائے: ''مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ'' (یعنی جو ہم سے مُعامَلہ کرتا ہے نَفْع پاتا ہے) حضرتِ رَبِیْع علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ البدیع فرماتے ہیں کہ جب میں سو کر اُٹھا اور اُس تھیلی کو کھولا تو اُس میں 600 سونے کی اَشرفیاں تھیں۔ (رشفۃُ الصّادی ص۲۵۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: فَمَنِ اقْتَدٰی بِیْ فَھُوَ مِنِّیْ یعنی جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث رجل من الانصار، ۹/۱۲۴، حدیث:۲۳۵۳۳)

حضرتِ علامہ عبدالرَّءُوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ایک اور حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے ''وہ مجھ سے ہے'' کے تحت لکھتے ہیں: یعنی وہ میرے گروہ یا میرے دین والوں میں سے ہے، جیسا کہ اہلِ لُغت کہتے ہیں ''فلاں مجھ سے ہے'' گویا کہ اس کا بعض حصہ اس سے ملا ہوا ہے۔

(فیض القدیر، ۶/۵۵، تحت الحدیث:۸۳۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۰) تُو اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہے

حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی کہ قیامت کب آئے گی؟ ارشاد فرمایا: تو نے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی: اس کے سوا کوئی تیاری نہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرتا ہوں، بے چین دلوں کے چین، نانائے حسنین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی: تو قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تجھے محبت ہے۔ حضرتِ اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد کسی چیز پر ایسا خوش ہوتے نہیں دیکھا جیسا اس پر خوش ہوئے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان المرء مع من احب، ۱۷۲/٤، حدیث:۲۳۹۲)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ (سوال کرنے والے) صاحب بڑے متقی پرہیز گار عبادت گزار تھے، مگر انہوں نے اپنے اعمال کو قیامت کی تیاری قرار نہ دیا کہ یہ سب نیکیاں تو اللہ کی نعمتوں کا شکریہ ہے جو مجھے دنیا میں مل چکیں اور مل رہی ہیں، آخرت کی تیاری صرف یہ ہے کہ مجھے اس برات کے دولہا سے محبت ہے، دولہا سے تعلق، اس سے محبت برات کے کھانے والے جوڑے انعام کا مستحق بنا دیتے ہیں۔ (صاحبِ)

مرقات نے فرمایا کہ اللہ رسول سے محبت سائرین اور طائرن کے مقامات میں سے اعلیٰ مقام ہے، ساری عبادات محبت کی فروغ ہیں، مگر محبت کے ساتھ اِطاعت بلکہ متابعت ضروری ہے۔ برات کا کھانا صرف عمدہ لباس سے نہیں ملتا بلکہ دولہا کے تعلق سے ملتا ہے، اگر رب تعالیٰ سے کچھ لینا ہے تو حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) سے تعلق پیدا کرو۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) حضرات صحابہ کرام (عَلَیْھِمُ الرِّضوَان) کو سب سے بڑی خوشی تو اپنے اسلام لانے پر ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مؤمن صحابی بننے کی توفیق بخشی اس کے بعد آج یہ فرمان عالی سن کر بڑی خوشی ہوئی۔ اس خوشی کی وجہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ (رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم) حضور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر دل و جان سے فدا تھے، ان میں سے بعض تو حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے بغیر چین نہ پاتے تھے، انہیں کھٹکا تھا کہ مدینہ منورہ میں تو ہم کو حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی ہمراہی نصیب ہے کہ یار نے مدینہ میں اپنا کاشانہ بنایا ہے، مگر جنت میں کیا بنے گا کہ حضور انور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کا مقام اعلیٰ عِلِّیِّین سے بھی اعلیٰ ہوگا، ہم کسی اور درجہ میں ہوں گے، آج حضور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے پردہ اٹھا دیا، تمام کو تسلی دے دی فرما دیا کہ جس کو مجھ سے صحیح محبت ہوگی اسے مجھ سے فِراق نہ ہوگا، میرے ساتھ ہی رہے گا۔ خیال رہے کہ یہاں درجہ کی ہمراہی یا برابری مراد نہیں بلکہ ایسی ہمراہی مراد ہے جیسے سلطان کے خاص خُدّام سلطان کے ساتھ اس کے بنگلہ میں رہتے ہیں۔ سب سے بڑا خوش نصیب وہ ہے جسے کل حضور (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کا قرب نصیب

ہو جائے۔اس قرب کا ذریعہ حضور(صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) سے محبت ہے اور حضور(صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی محبت کا ذریعہ اتباعِ سنت، کثرت سے دُرود شریف کی تلاوت، حضور(صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے حالات طیبہ کا مطالعہ اور محبت والوں کی صحبت ہے، یہ صحبت اکسیرِ اعظم ہے۔(مراۃ المناجیح،٦/٥٨٩)

اہلِ عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(١١) خوش اخلاق کی خوش نصیبی

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِساً یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقاً یعنی: میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہیں۔(ترمذی،کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی معالی الاخلاق،٣/٤٠٩،حدیث:٢٠٢٥)

حُسنِ اخلاق سے کیا مراد ہے؟

ایک شخص نے حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے حُسنِ اخلاق کے متعلق سوال کیا تو آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ ترجمہ کنز الایمان :اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیرلو۔ (پ۹،الاعراف:۱۹۹)

پھر اِرشاد فرمایا: حُسنِ خُلق یہ ہے کہ تم قطع تعلق کرنے والے سے صلہ رحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے اُسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کردو۔

(احیاء العلوم،کتاب ریاضة النفس ...الخ،بیان فضیلة حسن الخلق...الخ،۳/۶۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: اچھے اخلاق سے مراد ہے خَلق و خالق کے حقوق ادا کرنا،نرم و گرم حالات میں شاکر و صابر رہنا۔

مفتی صاحب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: اچھی عادت سے عبادات اور معاملات دونوں درست ہوتے ہیں،اگر کسی کے معاملات تو ٹھیک مگر عبادات درست نہ ہوں یا اس کے اُلٹ ہو تو وہ اچھے اخلاق والا نہیں۔خوش خلقی بہت جامع صفت ہے کہ جس سے خالق اور مخلوق سب راضی رہیں وہ خوش خلقی ہے۔

(مراۃ المناجیح،۶/۴۸۲۔۶۵۲)

حُسن اخلاق کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مبارک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے،خوب بھلائی کرنے اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا نام حسن

اخلاق ہے۔

(ترمذی ،کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/ ۴۰۴، حدیث:۲۰۱۲)

بداخلاقی کی دو علامتیں

حضرت سیِّدُنا ابوحازم رحمةُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: آدمی کے بدخُلق ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس اس حالت میں جائے کہ وہ خوشی سے مُسکرا رہے ہوں اوراسے دیکھ کرخوف سے الگ الگ ہوجائیں اور ایک علامت یہ ہے کہ اس سے بلّی بھاگ جائے یا کتا خوف کی وجہ سے دیوار پھلانگ جائے۔ (تنبیه المغترین،ص۱۹۹)

اچھے اخلاق کی برکت

حضرتِ سیدنا علی المرتضی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اچھے اور عمدہ اخلاق کو اپنے اور بندے کے درمیان ملاقات کا ذریعہ بنایا ہے لہٰذا آدمی کے لیے یہ کافی ہے کہ اچھے اخلاق کے ذریعے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کوطلب کرے۔ (ادب الدنیا والدین،ص۱۹۷)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا ترى خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

(حدائقِ بخشش،ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد ہو

حضرت سیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجھَہُ الکرِیم نے اپنے ایک غلام کو بلایا، جواب نہ ملنے پر جب دیکھا تو وہ لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے استفسار فرمایا: اے غلام! کیا تم نے سنا نہیں؟ بولا: سنا ہے۔ دریافت فرمایا: تو پھر جواب کیوں نہیں دیا۔ غلام نے عرض کیا: مجھے معلوم ہے کہ آپ سزا نہیں دیں گے اس لئے میں نے جواب دینے میں سستی کی۔ ارشاد فرمایا: جاؤ! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے آزاد ہو۔

(المستطرف ۱٠/۲٠۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُسنِ اخلاق کا پیکر بننے میں آسانی کے لئے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، اس مَدَنی ماحول کی برکت سے بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں گناہوں سے تائب ہوکر جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے کے لئے کوشاں ہیں، بطورِ ترغیب وتحریص ایک مَدَنی بہار ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

میں نشے کے انجکشن لگاتا تھا

لودھراں (پنجاب ، پاکستان) کے مضافاتی علاقے ''جلال پور موڑ'' کے اسلامی بھائی (عمر تقریباً 22 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں بُری صحبت کی نحوست کی وجہ سے نشے کا ایسا عادی تھا کہ شاید ہی ایسا کوئی نشہ ہو جو میں نہ کرتا ہوں، بالخصوص نشے کے انجکشن (Injection) کی مجھے ایسی عادت پڑی ہوئی تھی کہ روزانہ ڈیڑھ دوسو

کے انجکشن لگواتا بلکہ اگر کوئی نہ ملتا تو خود ہی اپنے آپ کو انجکشن لگالیا کرتا تھا۔ والد صاحب نے مجھے کاروبار کروا کر دیا مگر وہ بھی بُری عادتوں اور نشے کے چکر میں ختم ہوگیا۔ گھر والے میری وجہ سے بے حد پریشان تھے، والد صاحب نے تنگ آ کر کئی مرتبہ مجھے زنجیر سے باندھ دیا تاکہ میں نشے کا انجکشن نہ لگا سکوں مگر میں باز نہیں آتا تھا۔ میں اپنے علاقے میں ''لشکارا'' کے نام سے مشہور تھا، افسوس کہ میں اور میرا دوست مل کر رکشہ والوں سے فی کس دس روپے بھتا لیا کرتے اور دکانوں سے سامان مفت اٹھا لیا کرتے۔ آہ! پانچ وقت کی نماز تو دور کی بات ہے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس زمانے میں کبھی عید کی نماز بھی پڑھی ہو۔ ایک دن خدا عزوجل نے مجھے سنبھلنے کے اسباب مہیا کردیئے، ہوا یوں کہ ایک دن میں گھر سے نکلا تو سبز عمامے والے عاشقانِ رسول میرے سامنے آگئے اور مجھ سے کہنے لگے: ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے آپ کے محلے کی مسجد میں آیا ہوا ہے، برائے کرم! مغرب کی نماز مسجد میں پڑھیئے اور سنتوں بھرا بیان سنئے۔ عاشقانِ رسول کے عاجزانہ لہجے سے میں بہت متاثر ہوا اور مغرب کی نماز پڑھنے مسجد میں چلا گیا۔ نماز کے بعد جب بیان سنا تو میرے دل پر اتنی گہری چوٹ لگی کہ جب انہوں نے بیان کے بعد تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دی تو میں ہاتھوں ہاتھ تیار ہوگیا اور سفر پر روانہ بھی ہوگیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت اور انفرادی کوشش کی برکت سے میرے دل میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ بعدِ توبہ سر پر سبز عمامہ، مدنی لباس اور فرائض و

واجبات کے ساتھ ساتھ مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سنتوں پر عمل کی بھی پکی نیت کرلی۔اس نیت پر عمل کی برکتیں ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو گھر والوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا اور محلے والوں کو بھی خوشگوار حیرت ہوئی۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محلے کی مسجد میں روزانہ تین درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی، نیز دعوتِ اسلامی کے مبلغ کی حیثیت سے مسجد بھرو تحریک کے لئے کوشاں ہوں۔

اللّٰہ ! کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۲) حَرَمین طَیِّبین میں فوت ہونے کی فضیلت

سرکارِمدینہ،سلطانِ باقرینہ،قرارِقلب وسینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: جوشخص دوحرموں (یعنی مکہ معظّمہ یامدینہ منورہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھایا جائے گا اور جوثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کرنے آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔

(شعب الایمان،باب فی مناسك، فضل الحج والعمرة،٣/ ٤٩٠، حدیث:٤١٥٨)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی مکہ معظّمہ یامدینہ منورہ میں مرنے والا قیامت کی بڑی گھبراہٹ جسے

فَزَعِ اَکبر کہتے ہیں، اس سے محفوظ رہے گا مگر یہ فوائد مسلمانوں کے لئے ہیں لہٰذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ ابوجہل وغیرہ کفار بھی وہاں ہی مرے۔ (مراۃ المناجیح،۴/۲۲۵)

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ

ان پر درود جن سے نوید ان بُشَر کی ہے (حدائقِ بخشش،ص۲۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۳) جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے کیونکہ جو مدینے میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(ترمذی،کتاب المناقب،باب فضل المدینہ،٥/٤٨٣،حدیث: ٣٩٤٣)

زمیں تھوڑی سی دیدے بہرِ مدفن اپنے کوچے میں
لگادے میرے پیارے میری مٹّی بھی ٹھکانے سے

(ذوقِ نعت)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینہ پاک میں مرنے کی ہو وہ کوشش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا نصیب کرے تو وہاں ہی

قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بلا ضرورت مدینہ پاک سے باہر نہ جائے کہ موت و دفن وہاں کا ہی نصیب ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے کہ مولیٰ مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے، آپ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! فجر کی نماز، مسجدِ نبوی، محراب النبی، مصلّٰے نبی اور وہاں شہادت۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینہ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خطرہ سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرتِ امامِ مالک (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) کا بھی یہ ہی دستور رہا، یہاں شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے بہت درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضورِ انور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اپنی ساری ہی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے کہ مدینہ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر! (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص مدینہ پاک میں مرنے، دفن ہونے کی کوشش کرے وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان پر مرے گا کیونکہ اس کے لئے شفاعتِ خاص کا وعدہ ہے اور شفاعت صرف مؤمن کی ہوسکتی ہے۔ (از مرقات)

در کو تکتے تکتے ہوجاؤں ہلاک
وہاں کی خاک پاک سے مل جائے خاک

(مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۲۲)

مدینہ منورہ میں شہادت کی دعا

مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِیْن، جانشینِ صادق وامین، امیر المؤمنین، حضرتِ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول کے شہر میں موت عطا فرما۔

(بخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب ۱۳، ۱/ ۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شہادت نصیب ہوگی

شارحِ بخاری حضرتِ علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اِس دعا کا باعث یہ ہوا کہ حضرتِ عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ شہید ہیں، شہید کئے جائیں گے، یہ خواب حضرتِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا تو فرمایا: میرے لئے شہادت کہاں میں جزیرۃ العرب کے بیچ میں ہوں، جہاد کرتا نہیں میرے ارگرد ہر وقت لوگ رہتے ہیں پھر فرمایا: نصیب ہوگی اِنْ شَآءَ اللہ، جس وقت حضرتِ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا تھا اس سے مستبعد (بعید) کوئی اور بات نہیں ہوسکتی تھی، مگر جو فرمایا وہی ہوا اور ان کی یہ دعا قبول ہوئی اور بلدِ رسول میں شہادت نصیب ہوئی اور حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں دفن ہونا نصیب ہوا۔ (نزہۃ القاری، ۳/ ۲۷۸)

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند

سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے (حدائقِ بخشش،ص۲۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۴) مدینہ طیبہ کی سختی وتنگی پر صبر کا انعام

مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں فوت ہونے کی فضیلت اپنی جگہ، جو مدینے کی سختی وتنگی پر صبر کرے اس کے بھی وارے نیارے ہوجاتے ہیں، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو میری امت میں سے مدینہ میں تنگدستی اور سختی پر صبر کریگا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے لئے گواہی دوں گا۔

(مسلم،کتاب الحج،باب الترغیب فی سکنی المدینہ...الخ،ص۷۱۶،حدیث:۱۳۷۸)

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں

دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش،ص۹۹)

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی) شَفاعتِ خُصُوصی۔ حق یہ ہے کہ یہ وعدہ ساری اُمّت کے لیے ہے کہ مدینے میں مرنے والے حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی اِس شَفاعت کے مستحق ہیں۔ (مراۃ المناجیح،۴/۲۱۰)

مدینہ اس لیے عطّار جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں (وسائلِ بخشش، ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صبر کرو اور خوش ہو جاؤ

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے میں چیزوں کے نِرْخ (یعنی بھاؤ) بڑھ گئے اور حالات سخت ہو گئے تو سَرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''صَبْر کرو اور خوش ہو جاؤ کہ میں نے تمہارے صاع اور مُد کو بابَرَکت کر دیا اور اکٹّھے ہو کر کھایا کرو کیونکہ ایک کا کھانا دو کو اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا پانچ اور چھ کو کفایت کرتا ہے اور بیشک برکت جماعت میں ہے تو جس نے مدینے کی تنگدستی اور سختی پر صَبْر کیا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا یا اُس کے حق میں گواہی دوں گا اور جو اس کے حالات سے منہ پھیر کر مدینے سے نکلا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے بہتر لوگوں کو اس میں بسا دے گا اور جس نے اہلِ مدینے سے بُرائی کرنے کا ارادہ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس طرح پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

(البحر الزخار، ومما روی عمرو بن دینار...الخ، ۱/۲٤۰، حدیث:۱۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۵) یتیم بچوں کی پرورش کرنے والی ماں

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: اَیُّمَا امْرَأَةٍ قَعَدَتْ عَلٰی بَیْتِ اَوْلَادِھَا فَھِیَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ یعنی جو عورت اپنی اولاد کے گھر بیٹھی رہے اُسے جنت میں میرا قرب ملے گا۔

(جامع الصغیر،ص ۱۸۰، حدیث:۳۰۰۲)

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی حدیثِ پاک کے اس حصے ''اپنی اولاد کے گھر بیٹھی رہے'' کے تحت لکھتے ہیں کہ: ظاہر ہے کہ اپنی اولاد کے گھر بیٹھنے سے مراد عورت کا اپنی یتیم اولاد کی وجہ سے شادی نہ کرنا اور اپنی اولاد کی خاطر خرچ میں زیادتی سے اپنے آپ کو روکے رکھنا ہے۔

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی حدیثِ پاک کے اس حصے ''اُسے جنت میں میرا قرب ملے گا'' کے تحت لکھتے ہیں کہ جنت میں بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی معیت (ساتھ) سے مراد یہ ہے کہ جنت میں پہلے جانے والوں میں جو حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ ہوں گے ان میں یہ عورت بھی ہو گی، جیسا کہ ایک حدیثِ پاک میں ہے: میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا مگر ایک عورت کو دیکھوں گا کہ مجھ سے آگے جلدی کرے گی تو اس سے پوچھوں گا: تو کون ہے؟ تو وہ کہے گی: میں وہ عورت ہوں جس نے خود کو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے وقف کر دیا تھا۔ رہی بات مصطفٰی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ

واٰلہٖ وسلَّم کے درجے کی تو اس درجے میں کوئی بھی حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نہ ہوگا۔(فیض القدیر،۳/ ۲۰۳،تحت الحدیث:۳۰۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۶)تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے

سرکارِ مدینۂ منوّر ،سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یَا اَبَاذَر اَقِلَّ مِنَ الطَّعَامِ وَالْکَلَامِ تَکُنْ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی اے ابوذر: کھانا اور گفتگو کم کرو،تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب،۵/۳۴۰،حدیث:۸۳۶۹)

زیادہ کھانے سے آدمی بیمار ہوتا ہے

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے اے لوگو! زیادہ کھانے سے بچو! کیونکہ یہ نماز میں سستی، بدن کو خراب کرنے اور بیماری کا سبب بنتا ہے۔(موسوعۃ لابن ابی الدنیا ،کتاب اصلاح المال،باب القصد فی المطعم،۴۸۱/۷، حدیث:۳۵۲)

کھانا ہضم کرنے والی دوا کا تحفہ

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرت سیِّدُنا عُبَیدُاللہ بن عَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی عراق سے آپ کی خدمت میں

حاضر ہوئے ،سلام کیا، پھر عرض کی: ''میں آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔'' حضرت سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے دریافت فرمایا: ''تم کیا تحفہ لائے ہو؟'' عرض کی: ''جوارش۔'' فرمایا: ''جوارش کیا ہے؟'' عرض کی: ''کھانا ہضم کرنے والی ایک دوا ہے۔'' فرمایا: ''میں نے 40 سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تو میں اسے کیا کروں گا۔'' (حلیة الاولیاء ،رقم:٤٤، عبد الله بن عمر، ١/ ٣٧٢ ، رقم : ١٠٣٥)

وہ دوا جس کے سبب کوئی مرض نہ ہو

منقول ہے کہ ہارون رشید نے چار اَطِبّا کو جمع کیا، ان میں ایک ہندوستانی، دوسرا رومی، تیسرا عراقی اور چوتھا سَوادی (عراق کے اطراف میں رہنے والا) تھا، ان سے کہا: ہر ایک ایسی دوا بیان کرے جسے استعمال کرنے کے سبب کوئی مرض نہ ہو۔ ہندوستانی حکیم نے کہا: میری نظر میں وہ سیاہ ہَڑ ہے۔ عراقی حکیم نے کہا: وہ سفید ہالوں (ایک قسم کی بوٹی) ہے۔ رومی حکیم نے کہا: میرے نزدیک وہ دوا گرم پانی ہے۔ اور سَوادی جو کہ اُن میں سب سے زیادہ عِلْمِ طِب میں مہارت رکھتا تھا اس نے کہا: ہَڑ معدہ میں قبض کر دیتی ہے اور یہ ایک بیماری ہے، ہالوں معدہ میں چکناہٹ پیدا کرتی ہے اور یہ بھی ایک بیماری ہے، اور گرم پانی معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور یہ بھی بیماری ہے۔ ہارون رشید نے کہا: تمہارے نزدیک وہ کون سی دوا ہے؟ سَوادی نے کہا: وہ دوا میرے نزدیک یہ ہے کہ آپ کھانا اُس وقت تک نہ کھائیں جب تک آپ کو خواہش نہ ہو اور خواہش ابھی باقی ہو کہ آپ کھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیں۔ ہارون رشید نے کہا: تم نے

سچ کہا۔(احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشهوتین، بیان فوائد الجوع،۳/۱۰۸)

کہیں میں بھوکوں کو بھول نہ جاؤں!

حضرتِ سیدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب زمین کے تمام خزانوں کے مالک ہوئے تو کبھی بھوکے رہتے اور کبھی جَو کی روٹی تناول فرما لیتے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام کی خدمت میں عرض کیا گیا: کیا بات ہے کہ زمین کے خزانوں کے مالک ہونے کے باوجود آپ بھوکے رہتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے کہیں میں بھوکوں کو بھول نہ جاؤں۔

(المستطرف، الباب الحادی والعشرون،۱/۱۹۵)

زیادہ گفتگو باعثِ ہلاکت ہے

امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی بن ابو طالب کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے اپنے بیٹے حضرتِ سیدنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو کیونکہ آدمی کی ہلاکت زیادہ گفتگو کرنے میں ہے۔

(بحر الدموع،الفصل الثامن والعشرون، فضل الصمت،ص۱۷۵)

ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا

اللّٰہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش،ص۹۳)

لوہے کا دروازہ ہو

عَشَرَہ مُبَشَّرَہ میں شامل صحابی حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالٰی

عنہ فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ میرے اور لوگوں کے درمیان ایک لوہے کا دروازہ ہو، نہ مجھ سے کوئی کلام کرے نہ میں کسی سے کلام کروں یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ (مختصر منهاج القاصدين، باب العزلة، ص ١١٠)

کیا تم نے کوئی بات بھی کی ہے؟

ایک شخص کاتبِ وحی حضرتِ سیّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس بیٹھا اِدھر اُدھر کی فضول باتیں کیے جا رہا تھا، جب کافی دیر تک بول چکا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھنے لگا: کیا اب میں خاموش ہو جاؤں؟ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کیا تم نے کوئی ''بات'' بھی کی ہے؟

(عيون الاخبار، كتاب العلم والبيان، جزء٢، ١٩٠/١)

اپنی زبان پر قابو رکھو

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک دن لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تم لوگوں کو تو نیک کام کرنے کی ترغیب دیتے ہو لیکن اپنے آپ کو چھوڑ دیتے ہو، اے ابنِ آدم! تم لوگوں کو تو نصیحت کرتے ہو جبکہ اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، اے ابنِ آدم! تم مجھے پکارتے ہو پھر بھی مجھ سے دور بھاگتے ہو اگر ایسا ہی ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تو اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گناہوں کو یاد رکھو اور اپنے گھر میں بیٹھے رہو۔ (بحر الدموع، الفصل الثامن والعشرون، فضل الصمت، ص١٧٥)

تو نے کوئی فضول گفتگو کی ہے

حضرتِ سیّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار فرماتے ہیں: اگر تو اپنے دل میں سختی یا اپنے بدن میں سستی یا اپنے رزق میں محرومی دیکھے تو یقین کر لے تو نے کوئی فضول گفتگو کی ہے۔

(بحرالدموع،الفصل الثامن والعشرون، فضل الصمت،ص۱۷۵)

رفتار کا گُفتار کا کردار کا دیدے

ہر عُضو کا دے مجھ کو خدا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۷) اس پر میری شفاعت لازم ہے

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے، پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے وسیلہ مانگو، وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت لازم ہے۔ **(مسلم،کتاب الصلاۃ ،باب استحباب القول مثل قول المؤذن۔۔۔الخ،ص۲۰۳،حدیث:۳۸٤)**

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کلمات اذان سارے دہرائے "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" بھی "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" بھی اور "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" بھی۔ اگلی حدیث میں آرہا ہے کہ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" پر لَا حَوْلَ پڑھے۔ چاہیئے کہ دونوں ہی کہہ لیا کرے تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔

مفتی صاحب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے" کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے، بعض مؤذن اذان سے پہلے ہی درود شریف پڑھ لیتے ہیں اس میں بھی حرج نہیں، ان کا ماخذ یہ ہی حدیث ہے۔ (علامہ ابن عابدین) شامی نے فرمایا کہ اقامت کے وقت درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ خیال رہے کہ اذان سے پہلے یا بعد بلند آواز سے درود پڑھنا بھی جائز بلکہ ثواب ہے، بلا وجہ اسے منع نہیں کہہ سکتے۔

مفتی صاحب رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے "پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے وسیلہ مانگو" کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ وسیلہ سبب اور توسل کو کہتے ہیں، چونکہ اس جگہ پہنچنا رب سے قربِ خصوصی کا سبب ہے، اس لئے وسیلہ فرمایا گیا۔ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا فرمانا کہ "امید کرتا ہوں" تواضع اور انکساری کے لئے ہے ورنہ وہ جگہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لئے نامزد ہو چکی ہے۔

(مرقاۃ واشعہ) ہمارا حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لیے وسیلہ کی دعا کرنا ایسا ہی ہے جیسے فقیر امیر کے دروازے پر صدا لگاتے وقت اس کی جان و مال کی دعائیں دیتا ہے تاکہ بھیک ملے، ہم بھکاری ہیں، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) داتا، انہیں دعائیں دینا، مانگنے کھانے کا ڈھنگ ہے۔

مفتی صاحب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے ''**جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت لازم ہے**'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کی شفاعت ضرور کروں گا۔ یہاں شفاعت سے خاص شفاعت مراد ہے، ورنہ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہر مؤمن کے شفیع ہیں۔ حضور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی شفاعت بہت قسم کی ہے۔ شفاعت کی پوری بحث اور اس کی قسمیں ہماری کتاب ''تفسیر نعیمی'' جلد سوم میں دیکھو۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۴۱۱)

حکایت 16 اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہوگیا

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان کی موجودَگی میں (غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد) فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ **اللّٰہ** تعالٰی نے اسے جنّت میں داخل کردیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچہ ایک صَحابی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی

خاص عمل ہمیں بتائیے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ **اذان** سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔ (تاریخ دِمشق لابن عَساکِر ج ٤٠ ص ٤١٢، ٤١٣ مُلَخَّصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچِہ لاکھ سے ہیں سِوا

مگر اے عَفُوّ ترے عَفْو کا تو حِساب ہے نہ شُمار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
ترجمۂ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیۃ، مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤١٩ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ٢٦١ھ	دار ابن حزم، بیروت ١٤١٩ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ٢٧٥ھ	دار احیاء التراث، بیروت ١٤٢١ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ٢٧٣ھ	دار المعرفۃ، بیروت ١٤٢٠ھ
مسند احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ٢٤١ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مصنف ابن ابی شیبۃ	حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی، متوفی ٢٣٥ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
سنن الدارمی	امام حافظ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، متوفی ٢٥٥ھ	دار الکتاب العربی بیروت ١٤٠٧ھ
مسند البزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ٢٩٢ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ١٤٢٤ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار احیاء التراث، بیروت ١٤٢٢ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٠ھ

مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٥ھ	دار المعرفہ بیروت ١٤١٨ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢١ھ
الموسوعۃ لابن ابی الدنیا	حافظ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی، متوفی ٢٨١ھ	مکتبۃ العصریہ، بیروت ١٤٢٦ھ
مسند الفردوس	الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ٥٠٩ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٨ھ
تاریخ دمشق	علامہ علی بن حسن المعروف بابن عساکر، متوفی ٥٧١ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٥ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ٧٤٢ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٤ھ
مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ٣٠٧ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤١٨ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ٩١١ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٥ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ٤٣٠ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ١٤١٩ھ
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ١٤٢٠ھ	فرید بک اسٹال، لاہور
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ١٠١٤ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٤ھ
دلیل الفالحین	محمد علی بن محمد علان شافعی، متوفی ۱۰۵۷ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۳۱ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرء وف مناوی، متوفی ١٠٣١ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٢ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
سعادۃ الدارین	شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ١٤٢٢ھ
الزواجر	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ٩٧٤ھ	دار المعرفہ، بیروت ١٤١٩ھ
البدایۃ والنہایۃ	اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شامی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
سیرت ابن جوزی	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۴ھ
عیون الاخبار	ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری، متوفی ۲۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
ترتیب المدارک	قاضی عیاض بن موسیٰ، متوفی ۵۴۴ھ	مطبعۃ فضالۃ المحمدیۃ، المغرب
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ٩١١ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
مختصر منہاج القاصدین	احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد مقدسی صالحی، متوفی ۶۸۹ھ	دار احیاء العلوم، بیروت ۱۴۱۸ھ
تنبیہ المغترین	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
ادب الدنیا والدین	ابوالحسن علی بن محمد بصری ماوردی، متوفی ۴۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۸ھ
رشفۃ الصادی	ابوبکر شہاب الدین علوی حضرمی	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ٥٠٥ھ	دار صادر بیروت
بحر الدموع	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مکتبہ دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ٨٥٠ھ	دار الفکر، بیروت ١٤١٩ھ
الحدیقۃ الندیۃ	سیدی عبدالغنی نابلسی حنفی، متوفی ١١٤١ھ	پشاور
الفقیہ والمتفقہ	ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۲ھ	دار ابن الجوزی، ۱۴۲۸ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ١٤١٨ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
وسائل بخشش	امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-624-4

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net